تحقیق وتنقید

خواب کی دینی حیثیت

(ایک تحقیقی جائزہ)

ڈاکٹر غلام قادر لون

جدید دور میں مذہب اور اس کے مسلمات کو میزان عقل میں تولنے کی جو کوششیں ہوئی ہیں ان میں خواب کی سائنسی اور نفسیاتی توجیہہ کی کوشش خاص طور سے اہم تصور کی جاتی ہے۔ الہامی مذاہب میں خواب کو وحی کا ایک قابل اعتماد اور مستند ذریعہ کہا گیا ہے اس لیے خواب کو موضوع بحث بنانے کا مطلب مذہب کی ایک مسلمہ حقیقت کو زیر بحث لانے کی کوشش کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہودی نژاد عالم اور ماہر نفسیات فرائڈ (۱۸۵۶-۱۹۳۹ء) نے تحلیل نفسی کے ذریعہ خواب کا جائزہ لے کر اس کی روحانی حیثیت کا انکار کیا تو مذہبی حلقوں میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ کیوں کہ فرائڈ کے اس نظریہ کی سیدھی ضرب مذہب پر پڑتی تھی فرائڈ کے نظریات جب سامنے آئے تو مذہب بیزاروں کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار لگا جس سے انھوں نے مذہب کی جڑوں پر حملے شروع کیے۔ ان حملوں سے اہل مذاہب اس قدر مرعوب ہوئے کہ وہ بھی خواب کو خیال خام سمجھنے لگے۔ چنانچہ آج اچھے خاصے دین دار اور پڑھے لکھے حضرات بھی خواب کے بارے میں عجیب وغریب خیالات رکھتے ہیں۔ حالانکہ فرائڈ کی بنیادی غلطی یہ تھی کہ اس نے معمول سے ہٹے (Abnormal) انسانوں پر کی گئی تحقیق سے اخذ کردہ نتائج کو عام انسانوں پر منطبق کر دیا۔ پھر اس کی تحقیق میں کوئی ایسی نئی چیز بھی نہیں تھی جس کی طرف علمائے مذہب اور ماہرین فن تعبیر نے اپنی کتابوں میں اشارے نہ کئے ہوں۔ لیکن فرائڈ کے نظریات مذاق حال کے موافق تھے اس لیے ان کی خوب تشہیر ہوئی۔ خواب بے وزن ٹھہرا تو انسان کا شہر خواب بھی ویران ہو کر رہ گیا۔ یوں فکر جدید نے انسان کو اس سکون سے محروم کر دیا جو اسے خوابوں میں میسر تھا۔

ع اس کو بھی کھو دیا جسے پایا تھا خواب میں

خواب کی حیثیت تمام تہذیبوں میں مسلم رہی ہے۔ قدیم تہذیبوں میں بابل کی تہذیب مشہور ہے۔ دنیا کو پہلا قانون دینے والے بادشاہ حمورابی (۲۰۶۷ - ۲۰۲۵ ق م) کا عہد سلطنت اس تہذیب کا سنہری دور مانا جاتا ہے۔ خواب کے بارے میں اہل بابل کا عقیدہ تھا کہ دیوتا (Gods) خواب کے ذریعہ ایک خاص طریقہ سے انسان کو مستقبل اور عالم بالا کے ارادوں سے آگاہ کرتے ہیں چنانچہ بابل کی داستانوں میں خواب کا باربار تذکرہ آتا ہے[1]۔ اہل بابل کے یہاں تحریری تعبیر ناموں کا بھی رواج تھا۔ شہر نینوا کی کھدائی کے دوران جو تختیاں برآمد کی گئی ہیں ان میں ایک تختی پر اہل بابل کا خواب نامہ تحریر ہے۔ اس میں خوابوں کی تعبیر درج ہے[2]۔ قدیم تہذیبوں میں مصر کی تہذیب کا شمار بھی ترقی یافتہ تہذیبوں میں ہوتا ہے۔ خواب کے بارے میں مصریوں کا اعتقاد تھا کہ دیوتا خواب میں آکر واضح اور غیر مبہم انداز میں اپنی بات کہہ دیتے ہیں[3]۔ مصریوں کے یہاں تعبیر ناموں کا بھی چلن تھا۔ ماہرینِ مصریات نے پیپرس پر جو تحریریں دریافت کی ہیں ان میں سے ایک تحریر چسٹر بیٹی پیپرس Chester Beaty Papyrus مصر کے تعبیر ناموں کا ریکارڈ ہے جس میں خوابوں کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔ اس قدیم تعبیری دستاویز کا تعلق مصر کے بارھویں خاندان کے زمانہ یعنی (۱۹۹۱ — ۱۷۸۶ ق م) سے بتایا جاتا ہے[4]۔

"الہامی مذاہب میں خواب کو وحی کا درجہ حاصل ہے۔ تورات میں آیا ہے:
خدا ایک بار بولتا ہے بلکہ دو بار، اگرچہ آدمی شنوانہ ہو تو خواب میں رات کو رؤیا میں جب بھاری نیند لوگوں پر پڑتی ہے اور وہ بچھونے پر ہوتے ہیں اس وقت انسان کے کان کھولتا ہے۔ اور وہ ان کے ذہن میں تعلیم نقش کر دیتا ہے تاکہ آدمی کو اس کام سے باز رکھے اور غرور کو انسان سے چھپائے۔ وہ اس کی روح کی نگہبانی کرتا ہے تاکہ وہ گڑھے میں نہ گرے اور اس کی جان کو کہ وہ تلوار سے

---

[1] ROBERT WILLIAM ROGERS - *The Religion of Babylonia and Assyria*, London 1908 PP. 196–197

[2] *Encyclopaedia Britanica*, 15th Edn, 1985 Vol. 27 P. 305

[3] *Encyclopaedia of Religion and Ethics* Newyork 1912, Vol. V PP. 34–37

[4] *Encyclopaedia Britanica* Vol 27 P. 305

نہ نکلے۔ پھر وہ اپنے بستر پر درد سے تنبیہ پاتا ہے اور اس کی سخت ہڈیاں ٹوٹتی ہیں[۱]۔"

تورات میں متعدد خوابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت ابراہیم کے معاصر بادشاہ ابی ملک، حضرت یعقوب حضرت یوسف اور ان کے دو رفقائے زنداں کے خواب مشہور ہیں[۲]۔" "دانی ایل نبی کی کتاب" کئی دلچسپ خوابوں سے مالامال ہے[۳]۔ بنی اسرائیل کے یہاں خوابوں کی تعبیر کا فن ایک تسلیم شدہ فن تھا۔ ایک وقت تنہا یروشلم میں چوبیس معبر لوگوں کو خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ معبرینِ خواب کی تعبیر کے عوض فیس وصول کرتے تھے۔ عام طور پر ہدایا اور فیس کی مقدار کے مطابق خوابوں کی تعبیر بتائی جاتی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے فقہا بھی خوابوں کی تعبیر کے عوض لوگوں سے فیس لیتے تھے[۴]۔

اسلام میں رویائے صالحہ یا اچھے خوابوں کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ قرآن حکیم میں انھیں بشریٰ اور حدیث نبوی میں مبشرات کہا گیا ہے، انبیاء کے خوابوں کو وحی اور صوفیہ کے خوابوں کو الہام کا درجہ حاصل ہے۔ خواب کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ائمہ حدیث نے اپنی کتابوں میں رؤیا یا تعبیر رؤیا کے موضوع پر اسی طرح مستقل ابواب قائم کیے ہیں جس طرح انھوں نے ایمان، صلوٰۃ، صوم، زکوٰۃ، حج اور جہاد کے موضوعات پر عناوین قائم کیے ہیں[۵]۔

---

[۱] تورات، ایوب ۳۳: ۱۴—۲۰

[۲] تورات، پیدائش ۲۰: ۳، ۲۸: ۱۰، ۳۱: ۱۰، ۳۱: ۲۴، ۳۷: ۵، ۹—۱۰، سلاطین ۳: ۵

[۳] تورات، دانی ایل نبی کی کتاب ۱: ۱—۴۹

[۴] The Jewish Encyclopaedia 1916, Vol. IV p. 656

[۵] امام بخاری۔ صحیح البخاری بشرح الکرمانی، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء ۲۴: ۹۴ "کتاب التعبیر" امام مسلم۔ صحیح مسلم، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء الکتب العربیہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۵ء ۴: ۱۷۷۱ "کتاب الرؤیا" امام ابوعیسیٰ محمد بن سورہ الترمذی سنن الترمذی، مصر الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء ۴: ۵۳۲ "کتاب الرؤیا" امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ۲: ۱۲۸۲ "کتاب الرؤیا" امام ابوداؤد۔ سنن ابی داؤد، تعلیق عزت عبید الدعاس وعادل السید، حمص سوریہ ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء ۵: ۲۸۰ "باب ما جاء =

قرآن میں چھ خوابوں کا تذکرہ آیا ہے۔ان میں ایک خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ انھوں نے خواب دیکھا کہ اپنے فرزند کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ذبح کر رہے ہیں۔ چوں کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لیے انھوں نے حضرت اسماعیل کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹایا جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے ابراہیم! تونے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔[۱] دوسرا خواب حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے۔ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج وچاند انھیں سجدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر برسوں بعد اس وقت سامنے آئی جب حضرت یوسف نے مصر کا حاکم بننے کے بعد حضرت یعقوب اور ان کے کنبہ کو مصر بلایا اور ان لوگوں نے ان کے آگے سجدہ کیا۔[۲] تیسرا اور چوتھا خواب ان دو جوانوں کا ہے جن میں سے ایک نے خواب دیکھا تھا کہ وہ شراب نچوڑ رہا ہے اور دوسرے نے خواب دیکھا تھا کہ اس کے سر پر روٹی کا طباق ہے جس میں سے پرندے کھاتے ہیں۔ جب ان دونوں نے حضرت یوسف سے خوابوں کی تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ تم میں ایک تو (بری ہوکر) اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا اور اس کے سر کو پرندے کھائیں گے۔[۳] پانچواں خواب عزیز مصر نے دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سات موٹی گایوں کو سات لاغر گایوں نے کھایا۔ نیز انھوں نے سات ہری اور سات خشک بالیں دیکھیں۔ اس خواب کی تعبیر حضرت یوسف نے دی تو بادشاہ نے انھیں خزانے کا حاکم بنایا۔[۴] چھٹا خواب وہ ہے جس کا ذکر سورہ فتح میں آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ صحابہ کے ساتھ مکہ میں حلق اور قصر (سر مونڈ کرا اور بال کترا کر) کر کے داخل ہو رہے ہیں۔ جب آپ نے صحابہ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو وہ بہت خوش ہوئے وہ سمجھے کہ اسی سال داخل ہو جائیں گے۔ مگر اس سال صلح حدیبیہ کے شرائط کی بنا پر مسلمان مکہ میں داخل نہ ہو سکے اس لیے بعض لوگوں نے عرض کیا

= فی الرؤیا۔ امام مالک۔ المؤطا، تعلیق محمد فواد عبد الباقی، مصر ۱۳۷۰ھ ۲: ۹۵۶ "کتاب الرؤیا" امام دارمی سنن الدارمی تحقیق فواز احمد زمرلی / خالد السبع العلمی قاہرہ / بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء ۲: ۱۶۵ "کتاب الرؤیا" امام حاکم نیشاپوری۔ المستدرک، دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۳۴ھ تا ۱۳۴۲ھ ۴: ۳۹۰ "کتاب الرؤیا"

۱؎ سورہ الصّٰفّٰت: ۱۰۲-۱۰۶ ۲؎ سورہ یوسف: ۴ — ۱۰۰

۳؎ سورہ یوسف: ۳۶ - ۴۱ ۴؎ سورہ یوسف: ۴۳ — ۴۹

یارسول اللہ آپ نے خواب دیکھا تھا وہ کیا ہوا ؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ......الخ[۱]	اللہ نے اپنے رسولؐ کو سچا خواب دکھایا۔

قرآن میں رؤیائے صالحہ یا اچھے خوابوں کے لیے بشریٰ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جس کے معنی "خوشخبری" ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؕ لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝[۲]	یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ تو کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں ۔ وہ (اللہ کے دوست ہیں) جو ایمان لائے اور پرہیز کرتے ہیں ۔ ان کے لیے دنیوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی اللہ کی باتوں میں کچھ فرق نہیں ہوتا ۔ یہ بڑی کامیابی ہے ۔

حضرت عطاء بن یسار ($\frac{۱۹ - ۱۰۳ھ}{۶۳۹ - ۷۲۱ء}$) سے روایت ہے کہ ایک مصری نے حضرت ابوالدرداءؓ ($\frac{- ۳۲ھ}{- ۶۵۲ء}$) سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لہم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ" کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب میں کہا "جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ہے تمہارے سوا صرف ایک شخص نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا "جب سے یہ آیت نازل ہوئی اس وقت سے تمہارے سوا اس کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھے یا مسلمان کے لیے دیکھا جائے"[۳]

اسی مفہوم میں ایک اور روایت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ($\frac{۲۲ - ۹۴ھ}{۶۴۴ - ۷۱۲ء}$) سے یوں نقل کی گئی ہے کہ حضرت عبادہؓ بن الصامت ($\frac{۳۸ق ھ - ۳۴ھ}{۵۸۶ - ۶۵۴ء}$) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "لہم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ" کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا "تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس

---

[۱] سورہ فتح : ۲۷ [۲] سورۂ یونس : ۶۲-۶۴

[۳] سنن الترمذی ۔ کتاب الرؤیا باب قولہ "لہم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا" حدیث : ۲۲۷۳، ۴ : ۴۳۵

کے متعلق تم سے پہلے کسی نے یا میری امت میں سے کسی نے سوال نہیں کیا ہے، یہ (البشریٰ) اچھا خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا کسی دوسرے مسلمان کے لیے دیکھا جاتا ہے[۱]۔

امام حاکم نیشاپوری (۳۲۱ — ۴۰۵ھ / ۹۳۳ — ۱۰۱۴ء) بھی ان دونوں حدیثوں کو المستدرک میں لے آئے ہیں[۲]۔ امام احمد بن حنبل (۱۶۴ — ۲۴۱ھ / ۷۸۰ — ۸۵۵ء) نے المسند میں حضرت عبادہ بن صامت والی حدیث روایت کی ہے[۳]۔ امام دارمی (۱۸۱ — ۲۵۵ھ / ۷۹۷ — ۸۶۹ء) نے سنن الدارمی اور امام ابن ماجہ (۲۰۹ — ۲۷۳ھ / ۸۲۴ — ۸۸۷ء) نے بھی سنن ابن ماجہ میں حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث نقل کی ہے[۴]۔

دونوں حدیثوں میں بشریٰ کی جو تفسیر کی گئی ہے اس کی تائید دوسری حدیثوں سے بھی ہوتی ہے۔ امام مالک (۹۳ — ۱۷۹ھ / ۷۱۲ — ۷۹۵ء) نے دوسری سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ اس آیت "لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ" کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ (بشریٰ) رویائے صالحہ ہے جسے مرد

---

[۱] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب قولہ "لہم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا" حدیث: ۲۲۷۵، ۴: ۵۳۴ - ۵۳۵۔

[۲] المستدرک کتاب تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۱

[۳] امام احمد بن حنبل۔ المسند، دار صادر بیروت ۵: ۳۱۵، ۶: ۴۴۷، ۴۵۲

[۴] سنن الدارمی ۔کتاب الرؤیا باب قولہ "لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ" حدیث: ۲۱۳۶، ۲: ۱۶۵

سنن ابن ماجہ ۔کتاب تعبیر الرؤیا باب " الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم، حدیث: ۳۸۹۸، ۲: ۱۲۸۳

حضرت ابو الدرداء والی حدیث میں ایک راوی مجہول ہے باقی رجال ثقہ ہیں۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں جن سے اس حدیث کو تقویت ملتی ہے۔ حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث میں انقطاع ہے۔ یعنی ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کی ملاقات حضرت عبادہ بن الصامت سے ثابت نہیں ہے۔ امام ترمذی نے دونوں حدیثوں کو حسن کہا ہے۔ سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا حدیث: ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۴: ۵۳۴ - ۵۳۵ حاکم حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین کی شرط پر ہیں المستدرک، کتاب تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۱ ناصر الدین الالبانی کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حضرت عبادہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے ان دوسرے طرق کی مجموعی حیثیت سے صحیح ہے دیکھئے: محمد ناصر الدین الالبانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، عمان اردن الطبعۃ الثانیہ ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء حدیث: ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۲، ۴: ۳۹۲، ۱۴۳۔

صالح دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے[1] اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں۔
امام طبری (۲۲۴–۳۱۰ھ / ۸۳۹–۹۲۳ء) نے بروایت اعمش عن ابی صالح عن عطاء بن یسار عن ابی الدرداء بھی اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن اور قوی ہے۔[2] یہ حضرت ابوہریرہ (۲۱ق – ۵۹ھ / ۶۰۲–۶۷۹ء) سے بھی مرفوعاً مروی ہے اور اس کی سند "صالح" ہے۔[3] امام طبری نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت یوں بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رویائے حسنہ ہی بشریٰ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے" اس روایت کے بارے میں شیخ محمود محمد شاکر کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد خبر ہے۔[4]

حدیث کے کثرت طرق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام طبری نے ایسی چالیس احادیث و روایات نقل کی ہیں جن میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے۔[5] بعض طرق سے یہ حدیث قوی الاسناد، جید الاسناد اور صحیح الاسناد ہے۔[6] صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود (— ۳۲ھ / — ۶۵۲ء) حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس (۳ق – ۶۸ھ / ۶۲۰–۶۸۷ء) اور تابعین میں سے مجاہد (— ۱۰۰ھ / — ۷۱۸ء) عروہ بن زبیر (۲۲–۹۳ھ / ۶۴۳–۷۱۲ء) یحییٰ بن ابی کثیر (— ۱۲۹ھ / — ۷۴۷ء)، ابراہیم نخعی (۴۶–۹۶ھ / — ۷۱۵ء) اور عطاء بن ابی رباح (۲۶–۱۱۴ھ / ۶۴۴–۷۳۲ء) نے بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ (نیک خواب) بتائی ہے۔[7] مفسرین میں سے فراء (۱۴۴–۲۰۷ھ / ۷۶۱–۸۲۲ء) نے بشریٰ کی تفسیر میں رویائے صالحہ والی روایت نقل کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرآن میں کیے گئے وعدے بھی ہیں۔[8]

---

[1] الموطا۔ کتاب الرؤیا باب ما جاء فی الرؤیا حدیث: ۵، ۲: ۹۵۸
[2] ابوجعفر محمد بن جریر الطبری۔ جامع البیان تحقیق و تخریج محمود محمد شاکر: دار المعارف مصر ۱۹۶۰ء حدیث: ۱۷۷۳۶، ۱۵: ۱۳۵ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۱–۳۹۲۔
[3] جامع البیان حدیث ۱۷۷۲۸، ۱۵: ۱۳۱ [4] جامع البیان حدیث ۱۷۷۲۶، ۱۵: ۱۳۰
[5] جامع البیان حدیث ۱۷۷۱۷ – ۱۷۷۵۷، ۱۵: ۱۲۴ – ۱۴۱
[6] امام ابن الاثیر۔ جامع الاصول، تحقیق عبدالقادر ارناؤوط، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء ۲: ۱۹۰ – ۱۹۱
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث: ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۲، جامع البیان حدیث ۱۷۷۲۶، ۱۵: ۱۳۰
[7] امام اسماعیل بن کثیر الدمشقی۔ تفسیر القرآن العظیم، دار الفکر العربی ۲: ۴۲۴
[8] ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء۔ معانی القرآن۔ عالم الکتب بیروت الطبعۃ الثانیہ ۱۹۸۰ء ۳: ۱۷۴
۱۴۴

امام طبری نے مختلف اسناد سے ان روایات کو نقل کیا ہے جن میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے لیکن ساتھ ہی انھوں نے وہ روایات بھی نقل کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ بشریٰ سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو مومنین کو موت کے وقت دی جاتی ہیں۔ انھوں نے ان دونوں کو جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہتر قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دنیوی زندگی میں خوشخبری کی جو خبر دی ہے تو دنیوی زندگی میں خوشخبری سے مراد رویائے صالحہ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے اور بشریٰ میں وہ بشارتیں بھی شامل ہیں جو آخری وقت پر فرشتے مسلمان کو سناتے ہیں[1] امام ابن کثیر (۷۰۱ — ۷۷۴ھ / ۱۳۰۲ — ۱۳۷۳ء) نے ان روایات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جن میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے[2]

جن روایات یا اقوال میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے۔ ان کی تائید ان دوسری صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں خواب کو مبشرات کہا گیا ہے حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لم یبق من النبوة الا المبشرات	نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔

الرؤیا الصالحة[3]	اچھے خواب

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آخری) بیماری کے دوران چادر ہٹائی۔ صفیں حضرت ابوبکر صدیق (۵۰ ق ھ — ۱۳ھ / ۵۷۳ — ۶۳۴ء) کے پیچھے کھڑی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا "نبوت کی خوشخبری والی چیزوں (مبشرات النبوة) میں سے صرف رویائے صالحہ باقی رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے[4]

---

[1] جامع البیان فی تفسیر البیان دار المعرفة بیروت لبنان الطبعة الرابعة سنة ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء ۱۱: ۹۹ - ۹۶
[2] تفسیر القرآن العظیم ۲: ۴۲۳ - ۴۲۴، بعض مفسرین نے بشریٰ کی تفسیر وہ محبت اور نیک نامی بتائی ہے جو دنیا اللہ کو لوگوں میں حاصل ہوتی ہے۔ [3] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب المبشرات حدیث: ۶۵۷۲، ۴: ۲۴: ۱۰۱
[4] سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرویا باب الرؤیا الصالحہ حدیث ۳۸۹۹، ۲: ۱۲۸۳

اسی حقیقت کو آپؐ نے چند لفظوں میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات[1] نبوت چلی گئی مبشرات باقی رہ گئیں۔

مبشرات کے بارے میں ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے بعد نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ جائیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا" اچھا خواب جسے کوئی مرد صالح دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے (یعنی اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے) نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزہے[2]

اچھے خواب کو اجزائے نبوت میں سے ۴۶ واں جز قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

الرؤیا الحسنۃ من الرجل مرد صالح کا اچھا خواب نبوت کے ۴۶

الصالح جزءٌ من ستۃ واربعین اجزا میں سے ایک جز ہوتا ہے۔

جزأً من النبوۃ۔

---

[1] سنن ابن ماجہ۔کتاب تعبیر الرویا باب المبشرات حدیث: ۳۸۹۶، ۲: ۱۲۸۳؛ المسند ۶: ۳۸۱۔

[2] الموطا، کتاب الرؤیا باب ماجاء فی الرویا حدیث: ۳، ۲: ۹۵۷

اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ ان میں خواب کو نبوت کے اجزا میں سے ۲۴ واں، ۲۵ واں، ۲۶ واں، ۲۷ واں، ۴۰ واں، ۴۲ واں، ۴۴ واں، ۴۵ واں، ۴۶ واں، ۴۷ واں، ۴۹ واں، ۵۰ واں، ۷۰ واں ۷۲ واں اور ۷۶ واں جز کہا گیا ہے۔ دیکھئے: ابن حجر عسقلانی۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، تعلیق طٰہٰ عبدالرؤف و مصطفیٰ محمد الہواری سید محمد عبدالمعطی۔ مکتبۃ الکلیات الازہریہ، القاہرہ مصر ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء کتاب التعبیر باب رؤیا الصالحین ۲۶: ۲۰۸ - ۲۰۹۔

ان میں سے امام نووی ($\frac{۶۳۱ - ۶۷۶ھ}{۱۲۳۳ - ۱۲۷۷ء}$) نے مسلم کی شرح میں ان تین روایات کو زیادہ مشہور مانا ہے جن میں خواب کو نبوت کا ۴۶ واں ۴۵ واں اور ۷۰ واں حصہ کہا گیا ہے دیکھئے: صحیح مسلم لبشرح الامام النووی، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، کتاب الرویا ۱۵: ۲۰ - ۲۱۔ یہ تینوں روایات صحیح مسلم میں موجود ہیں۔ دوسری روایات حدیث کی دوسری کتابوں میں ملتی ہیں امام نووی نے طبری کا یہ خیال نقل کیا ہے کہ روایات کا اختلاف خواب دیکھنے والے کے حال کی طرف راجع ہے۔ مومن صالح کا خواب نبوت کا ۴۶ واں اور فاسق کا خواب ۷۰ واں جز ہو سکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خفی خواب نبوت کا ۷۰ واں اور جلی ۴۶ واں حصہ ہوتا ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم لبشرح الامام النووی، کتاب الرؤیا ۱۵: ۲۱

یہی ارشاد ان الفاظ میں بھی مروی ہے:

رؤیا المومن جزءٌ من ستۃ واربعین جزأً من النبوۃ	مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہوتا ہے۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔

شارحین حدیث نے اس حدیث کی مختلف شرحیں کی ہیں۔ امام خطابی (۳۱۹-۳۸۸م) نے اس سلسلے میں علماء کے تین اقوال نقل کیے ہیں:

(۱) بعض علماء کی رائے ہے کہ وحی کی ابتداء سے لے کر وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ مکہ میں آپؐ نے ۱۳ سال اور مدینہ میں ۱۰ برس قیام کیا۔ مکہ میں پہلے چھ ماہ تک آپؐ کے پاس خواب میں وحی آتی رہی۔ یہ آدھ سال کی مدت ہے اس لیے یہ مدت نبوت (کی مدت کا) ۴۶ واں جز ہوگی۔

(۲) بعض دوسرے علماء کا قول ہے کہ رؤیا نبوت کے موافق ظاہر ہوتا ہے یہ نہیں کہ نبوت کا باقی حصہ ہے یہی اس کے معنی ہیں۔

(۳) علماء کے ایک اور گروہ کا کہنا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ علم نبوت کے اجزاء کا باقی جز ہے۔ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں ہے اور اسی معنی میں یہ حدیث ہے:

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات: الرویا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ[1]	نبوت چلی گئی اور مبشرات رہ گئیں: اچھا خواب جسے مسلمان دیکھے یا اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے۔

ان احادیث و آثار اور اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت اور خواب میں کس قدر گہرا رشتہ ہے۔ انبیاء کرام کے خوابوں کے بارے میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یہ وحی ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں[2]۔ عبید بن عمیر (   ) کے بارے میں روایت کی گئی ہے کہ انھوں نے انبیاء کرام کے خواب کو وحی بتاتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

---

[1] امام خطابی۔ معالم السنن مع سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب ۹۶ ماجاء فی الرؤیا حدیث: ۵۰۱۷، ۵: ۲۸۱

[2] المستدرک۔ کتاب تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۶

اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ	(ابراہیمؑ نے کہا) میں خواب میں دیکھتا ہوں
اِنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ	کہ میں تمہیں (اسماعیلؑ کو) ذبح کر رہا ہوں تو
مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰٓاَبَتِ	اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ اسماعیل
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ	نے کہا۔ اباجان آپ وہ کرجائیے جس کا
(الصافات : ۱۰۲)[1]	آپ کو حکم دیا جار ہا ہے۔

امام خطابی کا کہنا ہے کہ انبیاء کو خواب میں بھی وحی بھیجی جاتی تھی جس طرح انھیں بیداری میں وحی بھیجی جاتی ہے[2] امام ابن قیم (۶۹۱ - ۷۵۱ھ / ۱۲۹۲ - ۱۳۵۰ء) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب وحی کا ذکر کرتے ہوئے پہلے نمبر پر رویائے صادقہ کا ذکر کیا ہے[3]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول رویائے صادقہ (سچے خوابوں) سے شروع ہوا۔ اس زمانہ میں آپؐ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح سامنے آتی تھی[4] نبوت کی ۲۳ سالہ مدت کے دوران آپؐ برابر خواب کے ذریعہ خوشخبریوں سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ بارہا آپؐ کو خواب میں مستقبل کے واقعات سے آگاہ کیا گیا۔ جنت وجہنم کی سیر کرائی گئی اور ابرار و فجار کی جزا و سزا کا مشاہدہ کرایا گیا۔ احادیث و سنن کی کتابوں میں ان خوابوں کی روایات اتنی کثرت سے منقول ہیں کہ ایک کتاب تیار ہوسکتی ہے۔

خواب میں آپؐ کو بعض ایسے امور سے آگاہ کیا گیا جو بعد میں واقع ہوئیں مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (۹ق ھ - ۵۸ھ / ۶۱۳ - ۶۷۷ء) کے ساتھ نکاح سے پہلے آپؐ کو خواب میں ان کی تصویر حریر کے کپڑے میں دوبار دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ آپؐ کی زوجہ ہیں[5]

اللہ نے ہجرت سے پہلے خواب میں آپؐ کو مدینہ منورہ کی سرزمین کا مشاہدہ کرایا اور جنگ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت سے آگاہ کیا۔ آپؐ کا بیان ہے "میں نے خواب

۱؎ معالم السنن۔ حدیث ۵۰۱۸، ۵: ۲۸۱ ۲؎ معالم السنن۔ حدیث: ۵۰۱۸، ۵: ۲۸۱

۳؎ ابن قیم الجوزیہ۔ زاد المعاد، تحقیق شعیب الارنووط / عبدالقادر الارنووط بیروت الطبعۃ الثامنۃ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء، ۱: ۸۰

۴؎ صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب اول ما بدی بہ رسول اللہ ..... حدیث: ۶۵۶۴، ۲۴: ۹۴ - ۹۷

۵؎ صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب کشف المرأۃ فی المنام و باب ثیاب الحریر فی المنام حدیث: ۶۵۹۲ وحدیث: ۶۵۹۳، ۲۴: ۱۱۶ - ۱۱۷

میں دیکھا کہ میں ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور تھے۔ میرا خیال گزرا کہ یہ سرزمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ یثرب نکلی۔ میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ مصیبت تھی جو جنگ احد میں مسلمانوں پر پڑی۔ پھر میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے اچھی ہوگئی۔ یہ وہ فتح تھی جو اللہ نے ہم کو عطا کی اور مومن جمع ہوئے۔ میں نے اس خواب میں ایک گائے (ذبح ہوتی ہوئی) دیکھی اور یہ لفظ سنا کہ اللہ کا ثواب کرنا بہت اچھا ہے۔ وہ گائے تو مومن لوگ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وہ ثواب وہ تھا جو اللہ نے بدر کے بعد ہم کو نصیب فرمایا[1]

حضرت عبداللہ بن عمر (۱۰ق ھ – ۷۳ھ / ۶۱۳ – ۶۹۲ء) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا ایک کالی عورت پریشان حال مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جسے جحیفہ کہتے ہیں منتقل کی گئی ہے[2]

ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت عبادہ بن الصامت کی زوجہ حضرت ام حرام بنت ملحان (– ۲۸ھ / – ۶۴۸ء) کے گھر میں دن کو آرام فرماتے تھے۔ آپؐ ہنستے ہوئے جاگ گئے۔ حضرت ام حرام نے پوچھا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ہنستے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سمندر کے بیچ میں (جہازوں پر سوار) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح دکھائے گئے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ حضورؐ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور سر رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ اب آپ کس سبب سے ہنستے ہیں؟ فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش ہوئے جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے خدا مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپؐ نے فرمایا "تم پہلوں میں شامل ہو"۔ حضرت ام حرام (قبرص پر حملہ کے موقع پر) جہاد کے لیے سمندری سفر پر روانہ ہوئیں جب سمندر سے نکل کر سواری پر بیٹھ گئیں تو سواری سے گر کر شہادت پائی[3]

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا حدیث : ۲۰ (۲۲۷۲) ہ : ۱۷۷۹ — ۱۷۸۰۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب تعبیر الرؤیا حدیث : ۳۹۲۱ ، ۲ : ۱۲۹۲

[2] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب المراۃ السوداء وباب المرأۃ الثائرۃ الراس حدیث : ۶۶۱۵، ۶۶۱۶، ۴ : ۱۳۲ — ۱۳۳

[3] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب الرویا بالنہار، حدیث : ۶۵۸۳، ۴ : ۱۱۰ — ۱۱۱

جھوٹے مدعیان نبوت کی اطلاع بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دی گئی آپؐ کا بیان ہے۔ میں رات کو سویا تھا میں نے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں وہ مجھے برے معلوم ہوئے۔ پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان دونوں پر پھونک ماروں۔ میں نے ان دونوں پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان دونوں کی تعبیر یہ لی کہ میرے بعد دو کذاب نکلیں گے ان میں ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔[۱] بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ان کی تعبیر یہ لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں۔ ان میں ایک صنعاء والا (عنسی کذاب) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)[۲]

خواب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات حدیث کی کتابوں میں مروی ہیں۔ ان سے خواب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ علم تعبیر کے رہنما اصولوں کی نشاندہی جس قدر وضاحت کے ساتھ آپ نے فرمائی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ اصول مسلمانوں ہی میں نہیں دوسری قوموں کے معبرین کے یہاں بھی مسلمہ ہیں۔

خواب دیکھنے والے اور معبر کے لیے سب سے پہلا مرحلہ وہ ہوتا ہے جب رؤیا اور حلم میں خلط ملط ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات معبر جس چیز کو حلم سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے وہ رؤیا ہوتا ہے اس کی مثال خود قرآن مجید میں ہے۔ بادشاہ مصر نے معبرین سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے اضغاث احلام کہہ کر تعبیر دینے سے معذوری ظاہر کی۔ بعد میں حضرت یوسف نے اس خواب کی تعبیر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا اور حلم (پریشان کن خواب) کا فرق واضح فرمایا۔ آپ کا ارشاد ہے:

الرؤیا من اللہ و الحلم من الشیطان[۳]	رؤیا اللہ کی طرف سے اور حلم شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

۱؎ صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق باب وفد بنی حنیفہ حدیث: ۴۳۷۴، ۱۶: ۱۹۳۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب تعبیر الرویا، حدیث: ۳۹۲۱، ۲: ۱۲۹۲

۲؎ صحیح البخاری۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب النفخ فی المنام حدیث: ۶۶۱۳، ۲۴: ۱۳۱-۱۳۲

۳؎ صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا من اللہ، حدیث: ۶۵۶۶، ۲۴: ۹۸

چنانچہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا جاتا تھا میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خواب میں شیطان کے چھیڑ چھاڑ کا ذکر لوگوں سے نہ کیا کرو[۱]۔ یا جب تم میں کسی کے ساتھ خواب میں شیطان چھیڑ چھاڑ کرے تو لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے[۲]۔ آپؐ صحابہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے "جب تم میں کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کے لیے اللہ کا شکر کرے اور اس کا تذکرہ کرے جب اس کے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے پس اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا[۳]۔ ایک حدیث میں شیطانی خواب دیکھنے پر اس سے پناہ طلب کرنے اور بائیں طرف تھوکنے کی ہدایت کی گئی ہے[۴]۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تین بار بائیں طرف تھتکارے[۵]۔

حدیث نبوی میں خوابوں کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔

الرؤیا ثلاث: فرؤیا حق و رؤیا یحدث بہا الرجل نفسہ و رؤیا تحزین من الشیطان فمن رای مایکرہ فلیقم فلیصل[۶]	خواب تین ہوتے ہیں۔ ایک خواب سچا ہوتا ہے۔ ایک خواب وہ ہوتا ہے جو انسان اپنے دل سے بولے یعنی اس کے دلی خیالات کا نتیجہ ہو اور ایک وہ جو شیطان کی طرف سے رنجیدہ کرنے والا ہو پس جو کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔

---

[۱] صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا باب۲ لا یخبر تلعب الشیطان حدیث: ۱۵ (۲۲۶۸)، ۴: ۱۷۷۶-۱۷۷۷

[۲] سنن ابن ماجہ۔ کتاب الرؤیا باب۵ من لعب بہ الشیطان فی منامہ حدیث: ۳۹۱۲، ۳۹۱۳، ۲: ۱۲۸۷

[۳] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب اذا رای مایکرہ حدیث: ۶۶۲۲، ۴/۲: ۱۳۶

[۴] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ حدیث: ۶۵۶۸، ۴/۲: ۹۹

[۵] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب۵ اذا رای فی المنام مایکرہ مایصنع حدیث: ۲۲۷۷، ۴: ۵۳۵-۵۳۶

[۶] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب فی تاویل الرؤیا حدیث: ۲۲۸۰، ۴: ۵۳۷

ایک اور حدیث میں خواب کے اقسام یوں بیان کیے گئے ہیں "خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض خواب شیطان کے اہاویل (ڈراؤنے خواب) ہوتے ہیں جن سے وہ ابن آدم کو ڈراتا ہے۔ بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان کو بیداری کے دوران کسی چیز میں مشغولیت رہتی ہے تو وہ اسے خواب میں دیکھتا ہے اور بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں[۱]۔

خواب کے لیے تمام اوقات یکساں نہیں ہوتے۔ بعض مومنوں کے خواب دوسرے مومنوں کے مقابلہ میں زیادہ سچے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا اقترب الزمان لم	جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب
تکد رؤیا المومن تکذب	جھوٹا نہ ہوگا اور ان میں سب سے سچا
و اصدقھم رؤیا اصدقھم	خواب اس کا ہوگا جو سب سے زیادہ
حدیثاً و رؤیا المسلم جزءٌ	سچ بولنے والا ہوگا اور مسلمان کا خواب
من ستۃ و اربعین جزءً	نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک
من النبوۃ و الرؤیا ثلاث	جز ہوتا ہے۔ خواب تین ہوتے ہیں ایک
فالرؤیا الصالحۃ بشری	نیک خواب جو خدا کی طرف سے خوشخبری
من اللہ و الرؤیا من تحزین	ہوتی ہے دوسرا جو شیطان کی طرف
الشیطان والرؤیا مما یحدث	سے تکلیف دینے کے لیے دکھائی
بھا الرجل نفسہ فاذا رای	دیتا ہے۔ تیسرا جو دلی خیلات سے پیدا
احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل	ہوتا ہے پس تم میں کوئی ایسا ناپسندیدہ
ولا یحدث بھا الناس[۲]	خواب دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور
	کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔

امام بخاری (۱۹۴ — ۶۲۵۶ / ۸۰۹ — ۶۸۶۹) نے اس حدیث کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔

اذا اقترب الزمان لم تکد	جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب

---

[۱] سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب۳۔ الرؤیا ثلاث حدیث: ۳۹۰۷، ۲: ۱۲۸۵—۱۲۸۶

[۲] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ان رؤیا المومن جزء...... حدیث: ۲۲۷۰، ۴: ۵۳۲

تکذب رؤیا المومن ورؤیا المومن	جھوٹا نہ ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے
جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ[1]	چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے

امام مسلم (۲۰۴ — ۲۶۱ھ / ۸۱۹ — ۸۷۴ء) کی روایت میں "جزءٌ من خمسٍ واربعین جزءً من النبوۃ" کے الفاظ آئے ہیں[2]۔ الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ یہ حدیث دوسری کتابوں میں بھی مروی ہے[3]۔

محدثین اور شارحین حدیث نے "اقترب الزمان" (زمانہ قریب ہوگا) کے دو معنی بیان کیے ہیں۔ ایک یہ کہ جب قیامت قریب ہوگی اور دوسرے یہ کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔ امام ابوداؤد (۲۰۲ — ۲۷۵ھ / ۸۱۷ — ۸۸۹ء) کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں[4]۔ امام خطابی دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ معبرین کا کہنا ہے کہ سب سے سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو ربیع کے موسم اور دن اور رات برابر یا اعتدال پر ہونے کے دنوں میں دیکھے جاتے ہیں[5]۔ علمائے تعبیر کا بیان ہے کہ سال کے شروع کے خواب اور پھلوں کے نکلنے اور پکنے کے زمانہ کے خواب سب سے سچے ہوتے ہیں[6]۔ دن اور رات سال میں دو مرتبہ یعنی مارچ اور ستمبر میں برابر ہوتے ہیں۔ یہ دونوں وقت ایسے ہیں کہ ان میں یا تو پھل پھول نکل آتے ہیں یا پختہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے حدیث کی یہ تشریح اقرب الی الصواب اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے گویا حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوتا۔

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب القید فی المنام حدیث: ۷۰۱۷، ۴: ۱۱۹ — ۱۲۱

[2] صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا حدیث: ۶ (۲۲۶۳، ۴: ۱۷۷۳)

[3] سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب ۹۶ ماجاء فی الرؤیا حدیث: ۵۰۱۹، ۵: ۲۸۲۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب ۹ اصدق الناس رؤیا اصدقہم حدیثا حدیث: ۳۹۱۷، ۲: ۱۲۸۹۔ سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۳ الرؤیا ثلاث وباب اصدق الناس حدیث: ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲: ۱۶۸

[4] سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب ۹۶ ماجاء فی الرؤیا حدیث: ۵۰۱۹، ۵: ۲۸۲ — ۲۸۳۔

[5] معالم السنن ۵: ۲۸۲

[6] ابن سیرین۔ منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام بہامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام۔ مصر ۱۳۱۶ھ ۱: ۸ ابو الفضل حسین ابن ابراہیم محمد تفلیسی۔ کامل التعبیر مطبع کریمی بمبئی ۱۳۲۲ھ ص ۱۴۔ سیدی خلیل بن شاہین الظاہری۔ کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲: ۴

خواب رات اور دن میں کسی وقت بھی دیکھا جا سکتا ہے جب آدمی سو رہا ہو۔ ان میں بعض اوقات کے خواب سچے اور بعض کمزور ہوتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اصدق الرویا	سب سے سچے خواب سحر یعنی صبح کے
بالاسحار[1]	خواب ہوتے ہیں۔

معبرین کے یہاں بھی یہ بات مسلم ہے کہ سب سے سچے خواب سحر یعنی صبح کے خواب ہوتے ہیں کیوں کہ اس وقت انوار و برکات نازل ہوتی ہیں[2]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خواب کی تعبیر تب تک واقع نہیں ہوتی جب تک اس کی تعبیر نہ دی جائے۔ یعنی خواب اس وقت تک بے اثر رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ آپؐ نے فرمایا ہے:

الرویا علی رجل طائر	خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے یعنی
مالم تُعبَر فاذا عُبرت	قرار نہیں پکڑتا جب تک اس کی تعبیر نہ دی جائے
وَقَعَتْ[3]	جب تعبیر دی جاتی ہے تو واقع ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

رؤیا المسلم جزء من ستة	مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزء ہوتا
واربعین جزءً من النبوة	ہے اور وہ جب تک پرندے کے پاؤں پر
وهی علی رجل طائر مالم	ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے
یحدث بها فاذا احدث بها	جب اسے بیان کر دیا جاتا ہے تو (دی گئی
وقعت[4]	تعبیر کے مطابق) واقع ہو جاتا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۳ قول (لهم البشری ...) حدیث: ۲۲۷۴، ۴: ۵۳۴

[2] شیخ عبدالغنی النابلسی۔ تعطیر الانام فی تعبیر المنام مصر ۱۳۱۶ھ ۱: ۴ ـ ۵، منتخب الکلام ۱: ۸، کامل التعبیر ص ۱۱، بعض معبرین نے لکھا ہے کہ قیلولہ کے خواب بھی سب سے سچے ہوتے ہیں لیکن سحر کے خوابوں کی سچائی پر سب کا اتفاق ہے۔

[3] سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب ما جاء فی الرؤیا حدیث: ۵۰۲۰، ۵: ۲۸۳ ـ ۲۸۴۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب التعبیر الرؤیا باب ۶ الرویا اذا عبرت وقعت حدیث: ۳۹۱۴، ۲: ۱۲۸۸

[4] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ما جاء فی الرویا حدیث: ۲۲۷۹، ۴: ۵۳۶

امام دارمی اس حدیث کو الفاظ کے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ لائے ہیں[1]۔

اس سلسلہ میں سنن الدارمی میں ایک دلچسپ واقعہ منقول ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت تھی جس کا شوہر تجارت کے سلسلہ میں اکثر سفر پر رہتا تھا۔ شوہر جب بھی سفر پر نکلتا عورت حاملہ ہوتی تھی۔ شوہر کی عدم موجودگی میں عورت خواب دیکھا کرتی کہ اس کے گھر کا ستون ٹوٹ گیا اور اس نے ایک بچے کو جنم دیا جو کانا تھا۔ ہر بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتی اور عرض کرتی کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "اچھا خواب ہے تمہارا شوہر انشاء اللہ واپس آئے گا اور تم سے ایک نیک لڑکا پیدا ہوگا۔ عورت نے دو یا تین مرتبہ یہ خواب دیکھا، ہر دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعبیر فرمائی اس کا شوہر واپس آتا تھا اور اس سے بچہ ہوتا تھا۔ ایک روز وہ آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ اس نے وہی خواب دیکھا تھا۔ میں نے اصرار کرکے اس عورت سے خواب پوچھا جب اس نے خواب بتایا تو میں نے کہا" واللہ اگر تم نے سچ مچ یہی خواب دیکھا ہے تو تمہارا شوہر مر جائے گا اور تم ایک فاجر لڑکے کو جنم دو گی" وہ عورت تعبیر سن کر رونے لگی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ آپ نے پوچھا" اے عائشہ یہ عورت کیوں رو رہی ہے"؟ میں نے آپ کو واقعہ سنایا اور جو تعبیر میں نے دی تھی وہ بھی عرض کی۔ اس پر آپ نے فرمایا" عائشہ تمہیں کیا ہوا جب مسلمان کو خواب کی تعبیر بتایا کرو تو اسے اچھی تعبیر دیا کرو خواب اسی کے مطابق ظاہر ہوتا ہے جیسی معبر اس کی تعبیر دے" قسم بخدا اس عورت کا شوہر مر گیا اور میں نے دیکھا کہ اس نے فاجر بچے ہی کو جنم دیا[2]"

مشہور ماہر حدیث امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ - ۸۵۲ھ / ۱۳۷۱ - ۱۴۴۸ء) اس حدیث کی سند کو حسن کہہ کر فتح الباری میں نقل کیا ہے[3]۔

یہی وجہ ہے کہ حدیث رسول میں صرف عالم اور ناصح یا عقلمند اور دوست سے تعبیر پوچھنے کی تاکید آئی ہے۔ کیوں کہ اگر خواب کی تعبیر بری ہو تو یہ لوگ تعبیر نہیں دیں گے اگر اچھی ہو تو

---

[1] سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۱۔ الرؤیا لا تقع مالم تعبر حدیث: ۲۱۴۸، ۲: ۱۶۹ - ۱۷۰۔

[2] سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۳، فی القمص والبئر واللبن حدیث ۲۱۶۳، ۲: ۱۷۴ - ۱۷۵۔

[3] فتح الباری۔ کتاب التعبیر باب من لم یر الرؤیا لاول عابر... ۲۶: ۲۸۹۔

اس کی تعبیر دیں گے۔ اس کے علاوہ یہ لوگ خواب سن کر انسان کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

لاتقص الرؤیا الاعلی عالم	خواب صرف عالم اور ناصح سے بیان کیا
اوناصح[۱]	کرو۔

دوسری احادیث میں " لایقصها الاعلی وادٍّ اوذی رای"[۲] (خواب بیان نہ کرے مگر دوست اور ذی رائے سے) اور " ولایحدث بها الالبیبًا اوحبیبًا"[۳] اور ذکر نہ کرے سوائے عقلمند اور دوست سے) کے الفاظ مروی ہیں۔

تعبیر دینے کے بارے میں آپؐ نے بعض رہنما اصولوں کی نشاندہی بھی فرمائی ہے مثلاً آپؐ نے فرمایا ہے:

اعتبروها باسمائها و	خوابوں کی تعبیر ان کے اسماء اور کنیتوں پر
کنوها بکناها والرؤیا	قیاس کرکے دو خواب کی تعبیر پہلے معبر
لاول عابر[۴]	کی تعبیر کے موافق پڑتی ہے۔

چنانچہ آپؐ نے ایک خواب کی تعبیر اس طرح بیان فرمائی۔

رایت ذات لیلة فیما یری	میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ ہم
النائم کانا فی دار عقبه بن	عقبہ ابن رافع کے گھر میں ہیں۔ ہمارے
رافع فاتینا برطب من رطب	پاس ابن طاب کے کھجوروں میں سے
ابن طاب فاولت الرفعة	تر کھجوریں لائی گئیں میں نے اس کی تعبیر یہ
لناوالعاقبة فی الآخرة و ان	لی کہ رفعت ہمارے لیے ہے اور آخرت
دیننا قد طاب[۵]	میں عاقبت اچھی ہے اور ہمارا دین پاکیزہ ہے۔

---

[۱] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب فی تاویل الرؤیا حدیث : ۲۲۸۰، ۴ : ۵۳۷

[۲] سنن ابن ماجہ ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب الرویا اذا عبرت ... حدیث : ۳۹۱۴، ۲ : ۱۲۸۸

[۳] سنن الترمذی ۔ کتاب الرویا باب ماجاء فی تعبیر الرؤیا حدیث : ۲۲۷۸، ۴ : ۵۳۶

[۴] سنن ابن ماجہ ۔ کتاب تعبیر الرویا باب علام تعبر بہ الرؤیا حدیث : ۳۹۱۵، ۲ : ۱۲۸۸ .

[۵] صحیح مسلم۔ کتاب الرویا باب رؤیا النبی حدیث : ۱۸ (۲۲۷۰) ۴ : ۱۷۷۹ . سنن ابی داؤد۔ باب ماجاء فی الرؤیا حدیث : ۵۰۲۵، ۵ : ۲۸۶

احادیث رسول میں جہاں سچے خوابوں کو بیان کرنے کا حکم آیا ہے وہیں یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ احلام کا تذکرہ نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جھوٹے، موٹے خواب گڑھ کر لوگوں سے بیان کرتے پھرتے ہیں۔ احادیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

من افری الفری ان یری عینیہ مالم تر[1]	سب سے بڑے جھوٹوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے دیکھی نہیں یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

من تحلم حلما کاذبا کلف ان یعقد بین شعیرتین ویعذب علی ذالک[2]	جس نے وہ خواب گڑھا جو اس نے نہیں دیکھا تو قیامت کے روز اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور اس پر اسے عذاب دیا جائے گا۔

ایک دوسری روایت میں آپؐ کا ارشاد یوں مروی ہے:

من تحلم کاذبًا کلف یوم القیامۃ ان یعقد بین شعیرتین ولن یعقد بینھما[3]	جس نے جھوٹا خواب گڑھا اسے قیامت کے روز جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ان میں گرہ نہ لگا سکے گا۔

جو کے دو دانوں کو جوڑنے کے معنی ایک طرح کا عذاب ہے۔

جس طرح کسی معاملہ پر مسلمانوں کے اتفاق کو حجت مانا گیا ہے اسی طرح مسلمانوں کی ایک جماعت اگر کوئی خواب دیکھے تو یہ بھی ایک قسم کی حجت ہوتی ہے۔ صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات نے خواب میں شب قدر کو آخری سات راتوں میں دیکھا اور بعض نے آخری دس راتوں

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمہ حدیث: ۶۶۲۰، ۲۴: ۱۳۵

[2] سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب من تحلم حلمًا کاذبًا حدیث: ۳۹۱۶، ۲: ۱۲۸۹

[3] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب فی الذی یکذب فی حلمہ حدیث: ۲۲۸۳، ۴: ۵۳۸

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

التمسوها في السبع الاواخر[۱] — اسے آخری سات راتوں میں ڈھونڈو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر کے سب سے بڑے ماہر تھے۔ احادیث میں آیا ہے کہ آپؐ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے ہی صحابہ کی طرف رخ کرکے فرمایا کرتے کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے صحابہ اپنا اپنا خواب بیان کرتے تو آپؐ ان کی تعبیر دیتے تھے[۲]۔ حضرت سمرہ بن جندب (م ۶۰ھ / ۶۷۹ء) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو چہرہ مبارک ان کی طرف (صحابہ کی طرف) کرتے اور فرماتے۔

هل رای احد منكم البارحة رؤيا[۳] — کیا تم میں سے گذشتہ شب کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

اس حدیث کو دوسرے محدثین نے بھی روایت کیا ہے[۴]

کتب حدیث میں آپؐ کی مختلف تعبیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت ام فضل (م ۳۰ھ / ۶۵۰ء) نے خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ میں سے ایک عضو ان کے گھر میں ہے۔ وہ خوفزدہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خواب کی تعبیر پوچھی۔ آپؐ نے فرمایا" اچھا خواب ہے۔ فاطمہ (۸ ق ھ - ۱۱ھ / ۶۰۵ - ۶۳۲ء) سے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسے دودھ پلاؤگی" پھر حضرت حسن (۳ - ۵۰ھ / ۶۲۴ - ۶۷۰ء) پیدا ہوئے۔ انھیں حضرت ام فضل کے حوالے کیا گیا اور انھوں نے بچہ کو دودھ پلایا[۵]۔

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ سے خواب میں بعض چیزوں کی تعبیریں بھی روایت کی ہیں، مثلاً دودھ کی تعبیر فطرت اور سفینہ کی تعبیر نجات ہے۔ اونٹ کی تعبیر غم اور سبزہ کی تعبیر جنت

---

[۱] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب التواطؤ علی الرؤیا حدیث : ۶۵۷۳، ۴ : ۱۰۳

[۲] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح حدیث : ۶۶۲۴، ۴ : ۱۳۹

[۳] صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا باب رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث : ۲۳ (۲۲۷۵) ۴ : ۱۷۸۱

[۴] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ماجاء فی الرؤیا النبی حدیث : ۲۲۹۴، ۴ : ۵۴۳

الموطاء۔ کتاب الرؤیا باب ماجاء فی الرؤیا حدیث : ۲، ۲ : ۹۵۶ - ۹۵۷

[۵] المسند ۶ : ۳۳۹، ۳۴۰۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت حسن یا حسین پیدا ہوئے۔ دیکھئے: سنن ابن ماجہ
۱۵۸

ہے۔ عورت کی تعبیر خیر و برکت ہے[1]۔ نیز آپؐ نے دودھ کی تعبیر علم اور کرتے کی تعبیر دین بھی فرمائی ہے[2]۔ ایک حدیث میں آپ نے نہر کی تعبیر عمل فرمائی ہے[3]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں حضرت ابوبکر سب سے بڑے معبر مانے گئے ہیں[4]۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں خوابوں کی تعبیر دی ہے[5]۔ خود رسول اللہ بھی آپ سے خوابوں کی تعبیر پوچھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا "اے ابوبکر میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم اور آپ ایک سیڑھی پر چڑھ گئے اور ہم آپ سے ڈھائی زینہ آگے نکل گئے"۔ حضرت ابوبکر نے کہا حضور اچھا خواب ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت تک باقی رکھے گا جب تک آپ خوش ہو جائیں اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ یہ بات حضرت ابوبکر نے تین مرتبہ کہی۔ تیسری بار رسول اللہ نے پھر خواب کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے تعبیر دی "یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو رحمت اور مغفرت کی طرف بلائے گا اور میں آپ کے بعد ڈھائی برس زندہ رہوں گا"[6]۔ علم تعبیر کی کتابوں میں حضرت ابوبکر کی بعض ایسی تعبیریں نقل کی گئی ہیں جنھیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق (۴۰ق ھ - ۲۳ھ / ۵۸۴ - ۶۴۴ء) بھی علم تعبیر میں مہارت رکھتے تھے شہادت سے پہلے جمعہ کے روز آپ نے تقریر کی اور کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے دو ٹھونگیں ماریں میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے گا اور مجھے ایک عجمی شخص قتل کرے گا[7]۔

= کتاب تعبیر الرویا باب۱۰ تعبیر الرؤیا حدیث : ۳۹۲۳، ۲ : ۱۲۹۳

[1] سنن الدارمی ۔ کتاب الرؤیا باب۱۳ فی القمص والبئر واللبن حدیث : ۲۱۵۵، ۲ : ۱۷۱ - ۱۷۲

[2] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب اذا جری اللبن وباب القمیص فی المنام حدیث : ۶۵۸۸، ۶۵۸۹، ۴ : ۲۴، ۱۱۴، ۱۱۵

[3] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب رؤیا النساء حدیث : ۶۵۸۵، ۴ : ۱۱۲-۱۱۳

[4] سنن الدارمی ۔ کتاب الرؤیا باب۱۳ فی القمص واللبن حدیث ۲۱۵۶، ۲ : ۱۷۲

[5] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب من لم یر الرویا لاول عابر اذا لم یصب حدیث : ۶۶۲۳، ۴ : ۱۳۷ - ۱۳۸

[6] ابن سعد۔ الطبقات الکبریٰ، دار صادر بیروت ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء ۳ : ۱۷۷

[7] الطبقات الکبریٰ ۳ : ۳۳۵

حدیث کی کتابوں میں دوسرے نامور صحابہ کی بعض دلچسپ تعبیروں کا ذکر بھی موجود ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں خواب کی اہمیت مسلم ہے۔ البتہ جو خواب پریشان خیالی، بدہضمی، بسیار خوری اور بھوک کی حالت میں دکھتے ہیں ان کی کوئی اصلیت نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی تعبیر دی جاسکتی ہے۔ ایسے خوابوں کی بنیاد پر نفس خواب کی اصلیت سے انکار کرنا دین کے ایک شعبہ کے انکار کے مترادف ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ خواب کے متعلق جدید نظریات سے آگاہی حاصل کرکے یہ دیکھا جائے کہ فکر جدید نے کس طرح دلکش پردوں میں مذہب اور مذہب سے متعلق چیزوں کو نشانہ بنایا ہے۔ مغربی افکار اپنے اندر کتنی ہی دلکشی، جاذبیت رکھتے ہوں لیکن وہ بہر حال انسانی نظریات ہیں۔ ان میں صواب و ناصواب کا احتمال برابر تصور کیا جانا چاہیے اور مذہبی مسلمات کی جانچ کے لیے عصر جدید کے پیمانوں کو رد کردینا چاہیے۔

خدا باہر ہے حد دوربیں سے

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کی ایک اہم پیش کش

مولانا سید جلال الدین عمری کی کتاب

اسلام اور مشکلات حیات

- اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں پر مشکلات اور مصائب کیوں آتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو ملی اور اجتماعی، شخصی اور انفرادی مشکلات سے کیوں گزارا جاتا ہے؟
- امراض، جسمانی تکالیف، مالی مشکلات، حادثات اور صدمات میں ایک مومن کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟
- مرض اور مشکلات حیات میں خودکشی کیوں ناجائز ہے؟
- مرض کی شدت میں کسی کی جان کیوں نہیں لی جاسکتی؟

یہ کتاب قرآن و حدیث کی روشنی میں ان سوالات کا جواب فراہم کرتی ہے، مؤثر انداز بیان، دل نشیں بحث اور علمی اسلوب۔ آفسٹ کی حسین طباعت، خوب صورت سرورق۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ قیمت ۸ روپے

ملنے کا پتہ: مینجر مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱